از عدالتِ عظمیٰ

سریندر کمار

بنام

پھول چند (متوفی) بذریعے قانونی نمائندے و دیگر

تاریخ فیصلہ: 2 فروری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894 - دفعہ 30 - حوالہ جات - معاوضے کی تقسیم - اس بارے میں تنازعہ کہ آیا حاصل کردہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے یا خود حاصل کردہ - حوالہ عدالت کو فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا - بیک وقت دریافت کرنا کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت تھی — برقرار رکھا۔

ہندو قانون - مشترکہ خاندانی ملکیت - جہاں خاندان مشترکہ جائیداد کا مالک تھا اس کا مفروضہ - بار اس فریق پر منتقل ہوتا ہے جو خود حاصل کردہ جائیداد کا دعویٰ کرے کہ یہ جائیداد مشترکہ جائیداد کی مدد کے بغیر حاصل کی گئی تھی۔

سال 1971 میں اپیل کنندہ کے نام پر اس کے دادا نے بطور سرپرست خریدی گئی جائیداد ایک صنعتی علاقے کے لیے حاصل کی گئی تھی۔ حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 11 کے تحت ایک ایوارڈ منظور کیا گیا اور اپیل کنندہ کو معاوضہ دیا گیا۔ ایوارڈ کی منظوری کے بعد، جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت تھی کیونکہ یہ اپیل کنندہ کے نام پر مشترکہ خاندان کے فنڈز سے خریدی گئی تھی اور وہ اس میں حصص لینے کے حقدار تھے۔ معاوضے کی تقسیم پر تنازعہ پیدا ہونے پر، معاملہ فیصلہ کے لیے عدالت کو ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت بھیجا گیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے ہدایت دی کہ اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ جواب دہندگان معاوضے میں ایک تہائی حصص کے حقدار ہوں گے جب کہ یہ مؤقف رکھتے ہوئے کہ حاصل کردہ جائیداد مشترکہ خاندانی جائیداد ہے کیونکہ جائیداد خریدنے کے لیے رقم اپیل کنندہ کے دادا نے مشترکہ ہندو فیملی فنڈز میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے ادا کی تھی اور تقسیم کا مقدمہ سال 1953 میں دائر کیا گیا تھا اور تنازعہ میں جائیداد صرف سال 1961 میں خریدی گئی تھی، تقسیم کے مقدمے میں اس کی عدم شمولیت جواب دہندگان کے دائر دعوے کے لیے مہلک نہیں تھی اور آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کی کوئی درخواست نہیں تھی۔ اپیل میں، عدالت عالیہ نے نتائج کی توثیق کی اور کہا کہ یہ مشترکہ خاندانی جائیداد تھی اور اسے اپیل گزار کے دادا، جو مشترکہ خاندانی جائیداد کے منیجر تھے، نے اپیل گزار کے نام پر خریدا تھا۔ یہ اپیل عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھی۔

اپیل کنندہ نے دلیل دی کہ اگرچہ بیع نامہ 1961 میں انجام دیا گیا تھا، لیکن جائیداد 1951 سے اس کے دادا کے قبضے میں تھی اور اگرچہ جواب دہندگان کو اس کے بارے میں معلوم تھا کہ جائیداد 1953 میں دائر کیے گئے پہلے تقسیم کے مقدمے میں شامل نہیں تھی، لیکن موجودہ دعوی صرف اپیل کنندہ کے اس معاملے کو سوچنے اور خارج کرنے کے بعد تھا کہ زچگی کی رقم ماموں دادا نے ادا کی تھی جو قانون کے لحاظ سے مکمل طور پر غیر مستحکم تھی اور محض من مانی تھی۔

مدعاعلیہ نے دعوی کیا کہ نیچے دو عدالتوں نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا ہے کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے، اس عدالت کے لیے اس میں مداخلت کرنا مناسب نہیں ہوگا خاص طور پر جب اس سلسلے میں قانون کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے اور یہ کہ مدعاعلیہان میں سے ایک کی طرف سے دائر کیا گیا سابقہ مقدمہ سال 1953 میں تھا اور اس وقت جائیداد نہیں خریدی گئی تھی، نیچے کی عدالتوں نے صحیح طور پر قرار دیا کہ عدم شمولیت کو موجودہ مقدمے کے لیے مہلک نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

غور کے لیے اٹھائے گئے سوالات یہ تھے کہ (1) پہلے تقسیم کے مقدمے میں جائیداد کو شامل نہ کرنے سے آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اطلاق سے موجودہ کارروائی پر کسی طرح کا اثر پڑے گا اور (2) کیا اس سوال پر کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت تھی، نچلی دونوں عدالتوں کے نتائج میں اس عدالت کی طرف سے کسی طرح کی مداخلت کی جا سکتی ہے۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. اپیل کنندہ کے نام پر بیع نامہ 1961 میں انجام دیا گیا تھا اور مشترکہ خاندانی جائیداد کی تقسیم کا مقدمہ 1953 میں دائر کیا گیا تھا، مذکورہ جائیداد کو تقسیم کے مقدمے میں شامل نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس لیے جائیداد کو شامل نہ کرنا موجودہ کارروائی کے لیے مہلک نہیں تھا۔ یہ کہ جائیداد حاصل کرنے اور ایوارڈ منظور ہونے کے بعد، مذکورہ معاوضے کی رقم کے حوالے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

سے کوئی دعوی صرف حصول اراضی کی اتھارٹی کے سامنے تنازعہ کھڑا کر کے کیا جاسکتا ہے۔ حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 30 کے تحت ایک حوالہ میں عدالت اس سوال کا فیصلہ کرنے میں مکمل طور پر جائز تھی کہ آیا جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے یا اپیل کنندہ کی خود حاصل کردہ جائیداد ہے۔ آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کی توضیعات کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔

1.2. بیع نامہ 1951 میں کیا گیا تھا اور آخر کار 1961 میں بیع نامہ عمل میں لایا گیا تھا۔ اس وقت موجودہ اپیل کنندہ نابالغ تھا اور اس لیے جائیداد نابالغ کے نام پر اس کے دادا کے سرپرست کے طور پر خریدی گئی تھی۔ کارروائی کے دوران اپیل کنندہ نے یہ مخصوص عرضی لی ہے کہ ادائیگی کی رقم اس کے ماموں دادا نے ادا کی تھی اور اس عرضی کو نچلی عدالتوں نے اس نتیجے کے ساتھ مواد پر غور کرنے پر خارج کر دیا تھا کہ اپیل کنندہ اسے ثابت کرنے میں ناکام رہا تھا۔ اس طرح یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں تھا کہ جائیداد کے لیے ادائیگی کی رقم اپیل کنندہ نے اپنے علیحدہ فنڈز سے ادا کی تھی۔ اس بات کا کوئی مفروضہ نہیں ہے کہ ایک خاندان، کیونکہ وہ مشترکہ ہے، مشترکہ جائیداد کا مالک تھا اور اس لیے جائیداد کو مشترکہ ہونے کا الزام لگانے والے شخص کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ خاندان کے پاس کسی ایسی جائیداد کی ملکیت تھی جس کی آمدنی سے جائیداد حاصل کی جاسکتی تھی۔ لیکن اس طرح کا مفروضہ حقیقت کا مفروضہ ہے جس کی تردید کی جاسکتی ہے۔ لیکن جہاں یہ قائم کیا جاتا ہے یا تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ خاندان جس کے پاس مشترکہ جائیداد تھی جو اس کی نوعیت اور متعلقہ قیمت سے کافی مرکز بن چکی ہو جس سے زیر بحث جائیداد حاصل کی گئی ہو، یہ مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مشترکہ جائیداد تھی اور اس کا بوجھ فریق پر منتقل ہو جاتا ہے تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ جائیداد مشترکہ خاندان کی مدد کے بغیر حاصل کی گئی تھی۔ نچلی دونوں عدالتوں نے مذکورہ قانونی حیثیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے شواہد کی جانچ پڑتال کی ہے اور صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ زیر بحث جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت تھی۔ ذیل میں دو عدالتوں کے مذکورہ مشترکہ نتائج میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں ہے۔ صحیح قانونی حیثیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے شواہد کی تعریف کو صحیح طریقے سے بنایا گیا تھا۔ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت تھی اور اس لیے جواب دہندگان کے پاس معاوضے کی رقم میں ہر ایک کا ایک تہائی حصص تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 833، سال 1987۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایف اے نمبر 59، سال 1977 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 13.1.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس کے گمبھیر۔

جواب دہندگان کے لیے جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے آر پی بھٹ، ڈی این مشرا۔

عدالت کا فیصلہ جی بی پٹنائک، جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 30 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کے تحت کارروائی میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔ ایک جائیداد جس کا رقبہ 25.12 ایکڑ ہے، ضلع اندور کے گاؤں نروال میں خسرہ نمبر 70 اور 71 سے متعلق ہے، 1961 میں متھولال سے ایک تصدیق شدہ بیع نامہ کے تحت اپیل کنندہ سورندر کمار کے نام پر دادا چھوگلال نے بطور سرپرست خریدی تھی۔ مذکورہ جائیداد صنعتی علاقے اندور کے لیے حاصل کی گئی تھی اور حصول اراضی کے کلکٹر نے ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت 5.3.1966 پر ایک ایوارڈ منظور کیا اور اپیل کنندہ کو 99,373 روپے کا معاوضہ دیا گیا۔ ایوارڈ کی منظوری کے بعد مدعا علیہان حصول اراضی کے کلکٹر کے سامنے پیش ہوئے اور دعوی کیا کہ زیر بحث جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے اور وہ اس میں حصص لینے کے حقدار ہیں۔ معاوضے کی تقسیم پر تنازعہ پیدا ہونے کے بعد، حصول اراضی کے کلکٹر نے ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت فیصلے کے لیے تنازعہ عدالت کو بھیج دیا۔ فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے اپیل گزار کی جانب سے دلیل دی کہ زیر بحث زمین اس کے فنڈز سے اس کے نام پر خریدی گئی ہے حالانکہ اس کے دادا چھگلال نے اس کے سرپرست کے طور پر کام کیا تھا اور اس لیے اسے مشترکہ خاندانی ملکیت نہیں مانا جا سکتا۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ دعویداروں میں سے ایک رام چندر نے مشترکہ خاندانی جائیداد کی تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا جو دیوانی مقدمہ نمبر 53/51 کے طور پر تصدیق شدہ تھا اور اس مقدمے میں جائیدادِ متداعیہ کو شامل نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے موجودہ دعوی آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کی توضیعات سے روک دیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کی جانب سے اس حقیقت پر بھی متبادل دلیل اٹھایا گیا ہے کہ پھول چند نے چھگلال کے حق میں فارغ نامہ پر عمل درآمد کر کے مشترکہ خاندانی جائیداد میں اپنا حصہ چھوڑ دیا تھا اور اس کے نتیجے میں اس نے معاوضے کی رقم میں اپنا حصہ بھی چھوڑ دیا تھا۔ دوسری طرف مدعا علیہان نے دعوی کیا کہ جائیداد چھوگلال نے اپیل گزار کے نام پر مشترکہ خاندان کے پیسوں سے خریدی ہے، اور اس طرح وہ معاوضے کی رقم میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایک تہائی حصص کے حقدار ہیں۔ یہ بھی استدعا کی گئی کہ نام نہاد فارغ نامہ کالعدم اور غیر فعال ہے اور پابند نہیں ہے۔ فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج اپنے سامنے موجود معاملے پر مکمل غور کرنے پر اس نتیجے پر پہنچے کہ اپیل کنندہ سریندر کمار کے دادا چھگلال مشترکہ ہندو خاندان کے کاروبار کے معاملات سنبھال رہے تھے اور مشترکہ خاندان کے پاس زیر بحث زمین خریدنے کے لیے کافی فنڈز تھے۔ انہوں نے یہ بھی پایا کہ پہلے تقسیم کا مقدمہ سال 1953 میں دائر کیا گیا تھا اور متنازعہ جائیداد صرف سال 1961 میں خریدی گئی تھی، اسے تقسیم کے مقدمے میں شامل نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس طرح کی عدم شمولیت جواب دہندگان کے معاملے کے لیے مہلک نہیں ہے اور آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اس سوال پر کہ آیا جائیداد مشترکہ خاندانی جائیداد ہے یا نہیں، یہ پایا گیا کہ جائیداد خریدنے کے لیے رقم چھوگلال نے مشترکہ ہندو خاندانی فنڈز سے ادا کی تھی اور اس طرح یہ مشترکہ خاندانی جائیداد تھی۔ اپیل کنندہ کی درخواست کہ ادائیگی کی رقم درحقیقت اپیل کنندہ کے ماموں دادا نے ادا کی تھی، کو خارج کر دیا گیا کیونکہ اپیل کنندہ اس مرحلے پر کافی ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہا۔ ان نتائج کے ساتھ یہ ہدایت کی گئی کہ اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ جواب دہندگان معاوضے کی رقم میں سے ہر ایک کا ایک تہائی حصص حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔

متفرق عدالتی مقدمہ نمبر 9 سال 1973 میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے مذکورہ فیصلے کو اپیل میں شامل کیا گیا تھا جسے پہلی اپیل نمبر 59 / 1977 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ عدالتِ عالیہ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کی دوبارہ تعریف کی اور فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے نتائج کی تصدیق کی۔ زیر بحث جائیداد کے مشترکہ مفاد کے مفروضے کے حوالے سے صحیح قانونی حیثیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے عدالت عالیہ نے شواہد کی جانچ پڑتال کی اور اس نتیجے پر پہنچی کہ زیر بحث زمین مشترکہ خاندانی ملکیت تھی۔ عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ اپیل کنندہ کے حق میں بیع نامہ کو سال 1961 پر عمل درآمد کیا گیا تھا، اس سے پہلے تقسیم کے مقدمے میں جائیداد کو شامل نہ کرنا، سال 1953 کو موجودہ کارروائی کے لیے مہلک نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ عدالت نے مزید کہا کہ اپیل کنندہ نے یہ عرضی اٹھاتے ہوئے کہ زمین کے لیے ادائیگی کی رقم ماموں دادا نے ادا کی تھی اور یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا اور یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا کہ جائیداد اپیل کنندہ کے فنڈز سے خریدی گئی تھی، یہ نتیجہ ناقابل تلافی ہے کہ یہ مشترکہ خاندانی جائیداد ہے اور مشترکہ خاندانی جائیداد کے منیجر چھگلال نے موجودہ اپیل کنندہ کے پوتے کے نام پر خریدی ہے اور اس کے نتیجے میں جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے۔ ان نتائج کے ساتھ اپیل کو خارج کر دیا گیا ہے، موجودہ اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے زور دے کر دلیل دی کہ اگرچہ بیع نامہ 1961 میں عمل میں لایا گیا تھا لیکن جائیداد 1951 سے چھگلال کے قبضے میں تھی اور اگرچہ جواب دہندگان کو اس کے بارے میں معلوم تھا لیکن جائیداد 1953 میں دائر کیے گئے پہلے تقسیم کے مقدمے میں شامل نہیں تھی اور اس لیے آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کی توضیعات کو راغب کیا جانا چاہیے۔ متبادل طور پر انہوں نے استدلال کیا کہ کم از کم 1966 تک مدعاعلیہ کو جائیداد کے وجود کے بارے میں معلوم ہونے کے بعد اور اس وقت دیوانی مقدمہ نمبر 53/51 میں فیصلے کے خلاف اپیل زیر التوا ہے اور پھر بھی جائیداد کو اپیل میں لانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے، یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ موجودہ دعوی محض سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے۔ آخر میں، فاضل وکیل نے اس نتیجے کو چیلنج کیا کہ جائیداد مشترکہ خاندانی جائیداد ہے اور اپیل کنندہ کے اس دعوے کو خارج کرنا کہ خریداری کی رقم نانا نے ادا کی تھی، قانونی طور پر مکمل طور پر ناقابل قبول ہے اور محض غیر منصفانہ ہے، لہذا یہ عدالت جائیداد کی مشترکہ ملکیت سے متعلق نتیجے کو کالعدم قرار دینے میں حق بجانب ہوگی۔

دوسری طرف مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے دلیل دی تھی کہ نچلی دو عدالتوں نے متعلقہ مواد کو اس کے مناسب تناظر میں جانچ لیا ہے اور یہ نتیجہ درج کیا ہے کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے، اس عدالت کے لیے اس میں مداخلت کرنا مناسب نہیں ہوگا خاص طور پر جب اس سلسلے میں قانون کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ فاضل وکیل نے یہ بھی دلیل دی کہ مدعاعلیہان میں سے ایک کی طرف سے دائر کیا گیا سابقہ مقدمہ سال 1953 میں تھا، اور اس وقت جائیداد نہیں خریدی گئی تھی، اسے پہلے کے مقدمے میں شامل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوا تھا اور اس کے نتیجے میں نچلی عدالتوں نے صحیح طور پر فیصلہ دیا کہ عدم شمولیت کو موجودہ مقدمے کے لیے مہلک نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

حریف تنازعات کے پیش نظر، ہمارے غور و فکر کے لیے واقعی دو سوالات پیدا ہوتے ہیں:

(1) کیا پہلے تقسیم کے مقدمے میں متنازعہ جائیداد کو شامل نہ کرنے سے آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اطلاق سے موجودہ کارروائی کسی بھی طرح متاثر ہوگی؟

(2) کیا اس سوال پر کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے، نچلی دونوں عدالتوں کے نتائج میں اس عدالت کی طرف سے مداخلت کی جا سکتی ہے؟

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق اس تسلیم شدہ موقف سے ہے کہ اپیل گزار کے نام پر بیع نامہ صرف 1961 میں انجام دیا گیا تھا اور رام چندر کے ذریعے مشترکہ خاندانی جائیداد کی تقسیم کا مقدمہ 1953 میں دائر کیا گیا تھا، مذکورہ جائیداد کو تقسیم کے مقدمے میں شامل نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس لیے جائیداد کو شامل نہ کرنا موجودہ کارروائی کے لیے مہلک نہیں ہے۔ ہماری رائے میں آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تعضیعات کا اطلاق موجودہ کیس کے حقائق اور حالات پر نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائی گئی اس دلیل پر غور کرنا مناسب ہوگا کہ مدعاعلیہان کو جائیداد کے بارے میں اس وقت معلوم ہوا جب انہوں نے حصول اراضی کی اتھارٹی کے سامنے درخواست دائر کی تھی اور پھر بھی انہوں نے جائیداد کو شامل کرنے کے لیے سول کورٹ میں اپیلٹ فورم سے رجوع نہیں کیا اور اس وجہ سے انہیں موجودہ کارروائی میں احتجاج کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہمیں فکر ہے کہ اس پیش کش میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ کہ جائیداد حاصل کر لی گئی ہے اور ایک ایوارڈ منظور کر لیا گیا ہے، مذکورہ معاوضے کی رقم کے حوالے سے کوئی بھی دعوی صرف حصول اراضی کی اتھارٹی کے سامنے تنازعہ کھڑا کر کے کیا جا سکتا ہے اور یہ موجودہ معاملے میں کیا گیا ہے۔ ہمیں اپیل گزار کے فاضل وکیل کی جانب سے اٹھائی گئی اس دلیل کی حمایت میں کوئی مواد نہیں ملتا ہے کہ جواب دہندگان کو جائیداد کی خریداری کے بارے میں علم ہونا چاہیے کیونکہ چھگلال 1951 سے اس کے قبضے میں تھا۔ ہم نے ریکارڈ پر موجود مواد کی احتیاط سے جانچ پڑتال کی ہے اور ہمیں مذکورہ دلیل کی حمایت میں کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔ مذکورہ احاطے میں ناقابل تلافی نتیجہ یہ ہے کہ پہلے تقسیم کے مقدمے میں متنازعہ جائیداد کو شامل نہ کرنے سے کسی بھی طرح سے موجودہ کارروائی متاثر نہیں ہوتی ہے اور اس لیے حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 30 کے تحت ایک حوالہ میں عدالت نے اس سوال کا فیصلہ کرنے میں مکمل طور پر جواز پیش کیا کہ آیا جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے یا اپیل کنندہ کی خود حاصل کردہ جائیداد ہے۔ آرڈر II قاعدہ 2 مجموعہ ضابطہ دیوانی کی توضیعات کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔

دوسرے سوال پر آتے ہوئے یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ چھگلال خاندان کا سب سے بڑا فرد تھا اور چھگلال، رام چندر اور پھول چند پر مشتمل مشترکہ خاندان کا منتظم تھا۔ بیع نامہ 1951 میں کیا گیا تھا اور 1951 اور 1952 میں ادائیگی کی گئی تھی اور آخر کار 1961 میں بیع نامہ عمل میں لایا گیا تھا۔ اس وقت موجودہ اپیل کنندہ نابالغ تھا اور اس لیے جائیداد نابالغ کے نام پر خریدی گئی تھی جس کے سرپرست چھگلال تھے۔ کارروائی کے دوران اپیل کنندہ نے مخصوص عرضی لی ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ادائیگی کی رقم اس کے ماموں دادا نے ادا کی تھی اور اس عرضی کو نچلی عدالتوں نے ان نتائج کے ساتھ مواد پر غور کرنے پر خارج کر دیا ہے کہ اپیل کنندہ اسے ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس طرح یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ جائیداد کے لیے ادائیگی کی رقم اپیل کنندہ نے اپنے علیحدہ فنڈز سے ادا کی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کوئی مفروضہ نہیں ہے کہ ایک خاندان مشترکہ ملکیت ہونے کی وجہ سے مشترکہ ملکیت رکھتا ہے اور اس لیے جائیداد کو مشترکہ ہونے کا الزام لگانے والے شخص کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ خاندان کے پاس کسی ایسی جائیداد کی ملکیت تھی جس کی آمدنی کے ساتھ جائیداد حاصل کی جاسکتی تھی۔ لیکن اس طرح کا مفروضہ حقیقت کا مفروضہ ہے جس کی تردید کی جاسکتی ہے۔ لیکن جہاں یہ قائم کیا جاتا ہے یا تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ خاندان جس کے پاس مشترکہ جائیداد تھی جو اس کی نوعیت اور متعلقہ قیمت سے کافی مرکز بن چکی ہو جس سے زیر بحث جائیداد حاصل کی گئی ہو، یہ مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مشترکہ جائیداد تھی اور اس کا بوجھ فریق پر منتقل ہو جاتا ہے جس میں خود حصول کا الزام لگایا جاتا ہے تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ جائیداد مشترکہ خاندان کی مدد کے بغیر حاصل کی گئی تھی۔ نچلی دونوں عدالتوں نے مذکورہ قانونی حیثیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے شواہد کی جانچ پڑتال کی ہے اور صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ زیر بحث جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہے۔ ہمیں نچلی دونوں عدالتوں کے مشترکہ نتائج میں اپنی مداخلت کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ ثبوت کی تعریف کو صحیح قانونی حیثیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے صحیح طریقے سے بنایا گیا ہے۔ اس طرح اپیل کنندہ یہ ثابت کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے کہ جائیداد کے لیے ادائیگی کی رقم اس کے ذاتی فنڈز سے ادا کی گئی تھی۔ مذکورہ بالا حالات میں نچلی دو عدالتوں سے اتفاق کرتے ہوئے ہم یہ مانتے ہیں کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت تھی اور اس لیے معاوضے کی رقم میں جواب دہندگان کا ایک تہائی حصص ہے۔ مذکورہ بالا احاطے میں یہ اپیل اہلیت سے مبرا ہے اور اسی کے مطابق اسے خارج کر دیا جاتا ہے لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document